

THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UN TO OTHERS (ARISTOTLES)
S. Fazlullah Artist

# بڈھے جوان بن گئے

## جرمنی کی تازہ اور حیرت انگیز ایجاد

## آلۂ نامردی

اس نئی ایجاد کا نام [illegible] ہے جو جرمنی کے مشہور [illegible] کی سالہا سال کی محنت اور تجربہ کا نتیجہ ہے [illegible] دنیا کے ہر ایک ملک میں رجسٹرڈ اور پیٹنٹ کیا گیا ہے [illegible] کی ضرورت نہیں۔ **استعمال میں صرف ایک منٹ لگتا ہے ہم گارنٹی کرتے ہیں کہ ایک منٹ میں کامیابی یقینی اور لازمی ہے ورنہ قیمت واپس** دی جائے گی۔ جرمنی نے جہاں اور باتوں میں نام پایا ہے وہاں اس [illegible] میں بھی خوب کمال کیا ہے۔ کمزور سے کمزور انسان بھی ایک منٹ میں مرد بن سکتا ہے [illegible] آدمی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے دنیا کو معلوم ہے [illegible] کہ ہندوستان بھر میں یہی ایک واحد آلۂ نامردی جرمنی کی ساخت ہے [illegible] قیمت پندرہ روپیہ [illegible] محصول ڈاک [illegible] مفصل حالات کے لیے ہمارا رسالہ [illegible] مفت طلب فرماویں۔ تمام [illegible] اس پتے پر ہوں:

**انٹرنیشنل کمرشل کارپوریشن [illegible] بٹالہ**
**ضلع گورداسپور (پنجاب)**

## صرف خوردنی خضاب کھائیے

[illegible] خضاب [illegible] بال [illegible] سیاہ [illegible] جوان [illegible] طاقت [illegible] سفید بال [illegible] شباب [illegible] قیمت [illegible] مع محصول ڈاک و پیکنگ۔

## سارٹیفکٹ ملاحظہ ہو

[illegible] خضاب خوردنی [illegible] مقامی اخبار شیعہ کالج نیوز [illegible] [illegible] جناب [illegible] ایڈیٹر صاحب روزنامہ [illegible] آپ کے ایمان کے لیے صدہا ہیں [illegible]

**المشتہر: منیجر کارخانہ خوردنی خضاب حکمی شفا لکھنؤ**

## سیاحت ظریف

یعنی

**منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی**

کا

**منظوم سفرنامۂ عراق**

عجب دلچسپ نظم ہے ہنسیے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت [illegible] بھیجئے وی اور منی آرڈر [illegible] ہے۔

**المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ**

## جادوگر بنا

[illegible] مسمریزم [illegible] جادوگری کی تعلیم حاصل کر کے دنیا میں [illegible] شہرت [illegible] کتاب [illegible]

**دی آل انڈیا [illegible] آفس پوسٹ بکس ۹ دہلی**

تصویر نہ کھینچے تو کیمرہ واپس دے کر قیمت واپس دیں گے

## پوشیدہ ہینڈ کیمرہ

ہر شخص بغیر استاد کی مدد کے اس کیمرہ سے عورت مرد بچوں [illegible] کسی جانور [illegible] آدمیوں کے گروہ کی [illegible] منٹ میں کھینچ سکتا ہے [illegible] ترکیب ہمراہ پارسل [illegible] تصویر [illegible] قیمت پانچ روپیہ [illegible] ڈاک و پیکنگ [illegible]

**ملنے کا پتہ: [illegible] رام گوپال [illegible]**

جلد ۱۰ نمبر ۲۵

# مضامین غیر

مورخہ یکم جولائی ۱۹۲۵ء

(مولانا کاشغی کے قلم سے)

## مسز اطالیہ اور سردار کابل خاں میں تو تو میں میں اور چھومر چیتا کی دھمکی

ڈیر مولانا پنچ۔ تسلیم بجا لاتا ہوں۔

تعجب ہے کہ ایسے ایسے بڑے واقعات ہوں اور آپ کے کانوں پر جوں بھی نہ رینگے۔ دیکھیے لاہور کی سندھ آرا بیگم سندھ کے ایک نیک نفس خود مختار رئیس کو جس نے تن من دھن سب اس حسن کی دیوی کی نذر کر دیا تھا لوٹ کھسوٹ کے "دلدار جاں" کی برسی کے بہانے سے دھتا بتا کے لاہور میں آ براجیں اور بزم عشاق کو پھر گرما دیا۔ خاک ڈالی سندھ کے ریگستانی علاقہ پر۔ مگر واہ رے عشق کے دھنی! اسکو کہتے ہیں عاشق زار نہ سانپ مرا نہ لاٹھی ٹوٹی۔ نہ "باولا" مرا اور نہ جانسے چھنا پھر بھی موہنی ہاتھ آ گئی۔ مسٹر "انگشت" پرائیویٹ سکریٹری کی دوڑ دھوپ "سعایت" اور سابقہ استادی کام آ گئی اور سندھ آرا بیگم کے حسن دل افروز نے پھر بزم امیر کو چمکا کر شبستان ناز کو جگمگا دیا۔ اس قضیہ میں بھی کوئی بڑے جوڑ توڑ کا پیچ تھا ورنہ ان بیگمصاحبہ کا بھی "ذکر" بدسات ہزار میل تک پہنچ کر دارالعوام میں ممبران کا بجائے "دانت بال" کے "ادھ بال" بن جاتا۔ اس سے پہلے "ملا پیو سجاد اور جیتر چیتا" کا قصہ بھی کچھ کم اہم نہیں تھا اس میں تو چودھری صاحب بھی کان دبائے بیٹھے رہے اور کچھ نہ بولے پردہ میں اگر کچھ ہوے ہوں تو اسکی خبر نہیں "ممتاز" بیگم کا پھوڑا ایک عرصہ سے پک رہا تھا مگر ڈاکٹر صاحب نے کبھی اسپر نشتر تک رکھنے کی جسارت نہ کی معلوم نہیں کیوں وہ تو خدا جنت نصیب کرے ممتاز کے "باولے" کو جسکی بدولت آخر کار پھوڑا کیا بلکہ سارا جاندار ہی پھوٹ گیا اگر "ڈاکٹر پنچ صاحب" پہلے ہی سے اپنی ٹانگ پھنسا دیتے تو کیوں کوئی "باولا" ہو کر مرا۔ کیوں کوئی دار پر چڑھتا۔ کیوں کسی کو کالے پانی کا منہ دیکھنا پڑتا۔ کیوں کوئی زندان میں پابہ زنجیر جاتا۔ اور کیوں کوئی اسیر عشق ہو کر اب تک ماہی بے آب نیم بسمل ہو تڑپا رہتا۔

یہ تو خیر تکلوم دنیا کے حسن و عشق کے واقعات تھے جنکی بدولت پیرو کاروں نے خوب ہاتھ رنگے اب وہ قصے اور افسانے ہو گئے اور ناول نگاروں اور افسانہ نویسوں کے لیے روٹی چلنے کا دھندا پیدا کر گئے۔ اب پیک یورپ یہ خبر لایا ہے کہ مسز اطالیہ سردار کابل خاں صاحب سے روٹھ گئی ہیں اور انھوں نے بقول کسے "منڈکی کو بھی زکام ہوا" خلع کا مطالبہ پیش کیا ہے۔ قاضی یورپ نے جن کی سرفت یہ رشتہ یگانگی قائم ہوا تھا۔ جب سے یہ سنا کہ جرمنی انجینیر پیپر نامی کو خانی عدالت عالیہ نے ایک سال کی تحقیقات کے بعد دوسری جون کو سزائے موت دے کر اسکی جون ہی بدل دی تو اسوقت سے بہت ہی چراغ پا ہیں۔ دوران تحقیقات میں بھی بہت کان کھٹ پٹے زردی و سفیدی بھی دکھائی آہ و فغاں بھی کی کہ کسی طرح سے "قاتل افغان" کی جان بچ جائے مگر بھلا آہنی پنجہ بغیر قصاص لیے کیونکر اسکو چھوڑ سکتا تھا آخر جب یہ سنا کہ "جان کے عوض جان" لے لی گئی تو لال پیلے ہو کر بے سمجھے بوجھے "جھٹ پٹ ختم ہو جانے" کا کاغذ "سفیر خان" مستعینہ روما کو دے بیٹھے اور چلتے چلاتے "مہر" کا بھی مطالبہ کر لیا۔

سنا جاتا ہے کہ "اس بیچارہ" کا صرف یہ قصور تھا کہ اس نے ایک افغانی سپاہی کو مار ڈالا" ہمارا خیال تو یہ ہے کہ انجینیر کی ٹھوکر سے پٹھان کی کمزور تلّی پر ضرب پہونچی اور وہ مر گیا۔ بھلا۔ مولانا پنچ! آپ ہی بتائیے کہ یہ کونسا ایسا سنگین جرم تھا جسکی پاداش میں ایک سفید آدمی کی جان لے لی گئی۔ ہم نے تو کبھی ہندوستان میں بھی ایسا فیصلہ ہوتے نہیں سنا جبا سفید اور کالے میں اتنا بھی فرق نہ ہو تو پھر سفیدی میں فخر کیا ہے۔ تعجب ہے کہ خانی حدود میں یہ امتیاز کیوں نہیں ہے بھلا اس قسم کے قوانین کے نفاذ سے "پٹھانیت" جھلکتی ہے یا "صاحبیت" ہماری رائے ہے کہ جدید قوانین و آئین تیار کرنے سے پہلے انجمن اقوام پر واجب ہے کہ سفید رنگ والے کو ہر جرم سے مستثنیٰ کر دے "ورنہ تحفہ کیان سفید خواہ سوخت" ہم تو یہ کہیں گے کہ جسطرح "خان" نے کچھ دنوں پہلے "ڈاک اور تار" کے افسر اعلیٰ کو ڈاک اور تار کی تنظیم کے مطالعہ کے لیے سارے جہان میں پھروایا تاکہ واپس آکر وہ اپنی مملکت میں محکمہ مخابرت کی اصلاح کرے اسی طرح اگر "مملکت خداداد" کی عدالتوں کا ایک افسر اعلیٰ کم از کم ہندوستان میں آ کر اس قانون تعزیرات کا مطالعہ کرتا جس کی رو سے عدالت سے وہ "صاحب" بری ہو جاتے ہیں جنکی ایک ٹھوکر کی رستمانہ قوت سے ایک ہندوستانی کا طحالی ہفتخوان گرد برد ہو جاتا ہے مگر شرط اینست کہ کوئی ظاہری زخم نہ ہو۔ ہیاٹت اور صفائی کے لیے اس سے زیادہ اور کیا چاہیے اسکے علاوہ اسمیں ایک بات اور بھی تو ہے کہ اگر ہر جان لیوا تلّی بجائے ٹھوکر کے بدلے ٹھوکر باز کی جان لے لی جائے تو چند ہی روز میں ہندوستان کیا بلکہ تمام مشرقی متوحش دنیا کی ترقی و ستی سب دو تکہ ہو جائے کیونکہ جب "ٹھوکر باز" یوں ہی آہستہ آہستہ "کمزور تلیوں" پر تیل مالش ہونے لگیں گے تو پھر اندھیر نگری اور چوپٹ راج سمجھ لینا چاہیے۔ رہے تلی والے تو وہ کچھ لینا جو چار دن میں کھیاں مارتے اجل پر کا پاس پھوٹ لے کے چلتا دھندا نہ کریں تو ہم کچھ ہارتے ہیں۔

خیر فور سرا اس نصیحت وصیت کا تو وقت اب ہے نہیں دیکھنا اور دکھانا یہ ہے کہ مسز اطالیہ نے اپنے قاضی جی کی معرفت سردار صاحب سے طلب تسلیم مطالبات کر کے خلع کا اشارہ مطالبہ کیا ہے اسکا کیا حشر ہوتا ہے ایسا نہ ہو کہ خاں اپنے اُٹھائی غصہ میں آکر مسز موصوفہ کو دھتکار دیں اس لیے کہ مطالبات کی ان دونوں شقوں کی بظاہر سماعت ہوتے معلوم نہیں ہوتی۔

(معافی) ہانگ دہل جس سے تمام دنیا کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ بی اطالیہ خانم کی تیغ ابرو کے سامنے "خاں" نے سر تسلیم خم کر کے یہ کہدیا ہے

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

۲۔ سات ہزار پاونڈ اسٹرلنگ بغرض تیاری مکان سکونت دھری نگر۔

پہلے ہم تباہی کیوں نہ دیں کہ انھوں نے کیا کیا مانگ لیے یا نہ لیے۔

(۱) مظاہرہ کا بلیہ عمومیہ (تذلیلیہ) احتجاجیہ بجلات سزائے موت پیپر لو انجینیر۔

(۲) وزیر خارجہ کابل فوجی جلوس کے ساتھ گلی کوچوں میں ہوتا ہوا اسفارتخانہ اٹلی واقع کابل کے پاس جائے اور مسز اطالیہ کے جھنڈے کو جھک کر آداب بجالائے۔

(۳) خونبہا کی وہ رقم واپس ہو جو مسز موصوفہ نے اپنے پیارے انجینیر کی جان کے عوض دی تھی (معلوم نہیں کتنی تھی)

(۴) سات ہزار پاونڈ اسٹرلنگ زرِ تاوان (کیونکہ سفید جان بھی اس سے کم داموں کی نہیں ہو سکتی)

یہ تو پھر بھی کچھ نہیں ہے۔ ابھی کل ہی کی بات ہے مصری سوڈان اسٹیک کی جان کے عوض جانوں پر جانیں اور عزتوں پر عزتیں لی گئیں پھر بھی بس نہیں، لاکھوں سے زیادہ روپیہ گنوا دیے گئے بے قیمت آزادی چھین لی گئی سوڈان پر قبضہ بحال ہو گیا دریائے نیل کے آدھوں آدھ کے مالک ہو گئے اسی لیے کروڑوں روپیہ کی لاگت سے بالائی مصر

میں پانی گھسیٹنے کی تجویز پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ مگر یہ واضح ہے کہ یہ تمام ٹکڑا اور گفتن نمی آید کے تحت میں تھا۔)

جناب پنچ صاحب! یہ ہیں مطالبات۔ واہ بی اطالیہ خانم۔ مطالبات تو عجیب ہیں مگر ہماری رائے ہے کہ اگر پہلی اور دوسری دفعہ میں صرف قدرے اضافہ اور تبدیلی ہو جائے تو پھر مطالبات کی معقولیت میں کوئی شبہ نہ رہے:

(۱) عام مظاہرہ تمام ملک میں کالے کپڑے پہن کر ہو اور رعایا برابر چالیس روز تک نہ کچھ کھائے اور




اطالیہ: "آؤ خاں منہ میں چلے آؤ۔ تاوان تو ادا ہو جائے"

افغانستان: "پیدا کرو"

نہ پیے اور ہائے پیپر لو! وائے انجینیر! کی جگر خراش آوازیں گھروں سے آتی رہیں۔ اور اس مظاہرہ کی تنظیم اور نگرانی کے لیے چالیس روز تک تمام افواج اٹلی سارے افغانستان پر قبضہ رکھیں اور ان کا کل خرچ افغانستان دے۔

(۲) بجائے وزیر خارجہ کے اگر جلالتماب کو رکھا جائے تو بہت مناسب ہے وہ بھی اسطرح سے کہ جلالتماب امیر افغانستان مع اپنی تمام فوج کے کالا لباس پہن کر اپنے ملک سے چلیں اور پشاور۔ لاہور۔

دہلی ہوتے ہوئے بمبئی ہو پہنچیں پھر پانچ جہازوں پر بار ہو کراچی کے ساحل پر اُتریں اور وہاں سے پیدل دارالسلطنت تک جائیں اور پہلے "قاضی صاحب" کے جھنڈے کو سلام کریں پھر اسکے بعد حکومت کے جھنڈے کے بالا گردان پہلے لیکن انھیں اختیار ہوگا کہ ان دونوں جھنڈوں کے ساتھ اپنا جھنڈا اگاڑ دیں۔

اسمیں یہ فائدہ ہے کہ پھر اس قسم کے خطرات سے تمام یورپ مامون ہو جائے گا اور گویا سفید جانوں کی زندگیوں کا ہمیشہ کے لیے بیمہ ہو جائے گا۔

لیکن اگر یہ نہیں ہے تو ہم بی اطالیہ خانم سے کہیں گے کہ دوسرے کی دیکھا دیکھی آپنے اپنی ٹانگ کہاں پھنسائی اور ہاتھیوں سے گنّے کھانے شروع کر دیے۔ بھلا کہاں آپ کا پیپر لو ایک انجینیر اور کہاں سالار افواج مصر و سوڈان اسکی اور اسکی برابری کیونکر ہو سکتی تھی۔ اول تو وہ تھی وہ بے قصور سردار قائد اعظم وہ دو ملکوں کی فوج کا مالک تھا۔ یہ بیچارہ کس گنتی میں ہے اول تو یہ ایک بڑے دل حکمران قوم کے فرد کا قاتل دوسرے سردار کے مقابلہ میں دو پیسہ کا آدمی۔ ایسی گیدڑ بھبکیوں سے کیا فائدہ۔ زیادہ سے زیادہ بقول آپ کے پڑوسی ہاں میں ہاں ملانے والے مسٹر اسٹیمن کے کہ تم روٹھ کر اٹوائی کھٹوائی لے کر پڑ جاؤ گی۔ دو کا نداری بند کر دو گی "خان" سے پیام سلام موقوف کر دو گی۔ "خاں" کو کیا فکر وہ کہدیں گے "شما بخیر ما بسلامت"

تم نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی

تم ہی میں کیا سرخاب کا پر لگا ہوا ہے۔ اجی یہ مطالبات تو لیڈی برطانیہ کو بھی زیبا نہیں ہیں۔ اطالیہ خانم صاحب! یہ اپنے نام کے "خاں صاحب" ہیں جب انھوں نے ذرا سی دیر میں لیڈی صاحبہ سے آنکھیں پھیر لی تھیں جن سے ایک زمانہ سے یاد اللہ تھی تو تم بیچاری کس کھیت کی مولی اور کس کیاری کی تھبوری ہو۔

جھپکیوں سے "خاں صاحب" کی پاپوش ڈھونڈتی ہے۔ دیکھنا، ایسا ٹکا سا جواب دیں گے کہ اپنا سا منھ لے کے رہ جاؤ گی اور پھر کچھ بنائے نہ بنے گی۔ "پٹھان" سے یارانہ جان جوکھم کا کام ہے۔ سلامتی بھی یہی ہے تو ایسے کیجے کہ اول تو "خان" کی خودداری کے خلاف دور رہے یہ تو سوچا ہوتا کہ یہ مطالبات منوائے کیسے جائینگے۔ تمھارے "دلیل" نہیں بستے۔ تمھارے دست نگر نہیں۔ تمھارے بردہ بھی نہیں۔ تم ایسی خوبصورت نہیں کہ اگر تم روٹھ جاؤگی تو انکی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر یہ تیہا کس برتے پر؟ اور اگر مطالبہ کی دفعہ ۳ منظور کر کے تمھاری وہ ہوئی رقم انھوں نے واپس بھی کر دی جسکی اُمید کسی حالت میں نہیں۔ تو پھر کیا ہوا یہی نہ کہ "عطائے تو بہ لقائے تو"۔ چلو بس قصہ ختم۔ سچ پوچھو تو یہ تمھارے "قاضی صاحب" کی حماقت ہے اسی لیے تو کہتے ہیں کہ نااہل کو بھڑ کا کام نہیں دینا چاہیئے۔ خیر اسی میں ہے کہ انکے پیچھے سے کرسی گھسیٹ لو ورنہ یہ تمھیں ذلیل و رسوا کریں گے کاش یہ قاضی جی مطالبات گزاشتے وقت مسٹر لائڈ جارج کو شریک کر لیتے وہ آجکل بیکار ہیں فوراً آبھی جاتے اور ایسی چال بتاتے کہ اللہ دے اور بندہ لے۔ سنتے ہیں کہ افغانستان میں تیل اور سونے چاندی کی کانیں قسمت سے نکل آئی ہیں پس ٹھیکہ پر عمر بھر کا قبضہ بحال رہتا یہ تھی بات!

راقم

قمر درویش

## مولانا پنچ کی نوٹ بک

### از الہ آلات مردانگی

"آغا ایرانی کے آلات پر نظر"

جس طرح مہاتما گاندھی کے پاس ہر بیماری کا علاج چرخا ہے اسی طرح انگریزوں کے پاس بڑے امور میں دخل دینے کا بہانہ مسئلہ حفاظت ہندوستان ہے۔ کابل پر کیوں دانت لگاتے ہو۔ حفاظت ہندوستان کی غرض سے۔ یہ کھیتی حضرت عیسےٰ کے گدھوں کی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کابلی گدھے نہ چر جائیں اور بھی روز بروز سرحد کا دائرہ کیوں بڑھاتے جاتے ہو۔ حفاظت ہندوستان کی غرض سے۔ انسانی وحشی درندے کہیں غریب گلے پر چوٹ نہ کر بیٹھیں لہذا عمدہ عمدہ کمینگاہیں نہیں بلکہ ہو سکے تو سارا ملک قبضے میں کر لینا چاہیئے۔ فوجی بارے ہندوستان کی گردن ٹوٹی جاتی ہے تو بلا سے حفاظت تو ہو جائے گی۔ تبت مصر عرب چین عراق بلوچستان ہر ایک مقام اسلیے ہتھیا لینا چاہیے کہ ہندوستان کو نقصان نہ پہنچے۔ ایک ہفتہ اُدھر ایرانی دھوکے کی ٹٹی جسکا نام لیگ آف نیشن ہے تخفیف آلات مردانگی کے مسئلہ پر بحث کر رہی تھی کہ آغا ایرانی (کرنیل حبیب اللہ) پنچایت سے اٹھ کھڑے ہوے۔ وجہ یہ ہوئی کہ ہمارے حریص الدولہ خدائی خوار جنگ مسٹر چانبرلن نے خلیج فارس اور بحیرۂ عمان میں آنے جانے والے جہازوں کی نگرانی کا مسئلہ چھیڑا اور یہی بہانہ پیش کیا کہ دوستی سہی مروت سہی۔ ہمسائگی سہی مگر ہتھیاروں کی ناجائز تجارت کا معاملہ زیادہ بڑھا ہے جہازوں کی تلاشی ضرور ہوگی حضرت یہ ہندوستان کی حفاظت کی بیماری آپ جانتے ہیں کہ بہت مہلک بیماری ہے لاکھ لاکھ دل کو سمجھاتے ہیں کہ اگلی دوستی میں فرق نہ آنے پائے مگر افسوس مجبوریاں جان کو لپٹ گئی ہیں۔

ایرانی نائب سمجھ گیا کہ کبھی ہوئی چوٹ ہے۔ بولتا چہ حالیتا تمام کنا جل رہا۔ یہ بیچارا اس بات پر بھی کھسیانا ہو گیا تھا کہ ایرانی جہازوں کی نسبت "ٹیشو" کا لفظ استعمال کیا گیا، حالانکہ یہ کوئی کھسیانے ہونے کی بات نہیں۔ ایرانی عموماً خلیق انسان ہوتے ہیں اگر وہ چاہیں تو عمر بھر انگریزوں کو ایسی ایسی مغلظات سنا کے رہیں جنکی نزاکت کا مقابلہ کوئی انگریزی فحش لغت نہیں کر سکتی۔ خیر یہ تو کسی دوسری جگہ کی باتیں ہیں لگے ہاتھوں کانگریس اور مسلم لیگ کو بشرطیکہ جمعہ اور ۲۱ پس کی جوتی بیزار سے مہلت ہو ایک جلسۂ عام میں اعلان کر دینا چاہیئے کہ ہندوستان کے علاوہ اس ادرے کسی قسم کا نقصان پہونچ نہیں سکتا جو لوگ ہندوستان کی طرف سے بہانہ بازیاں کر کے دوسروں کے ہتھیاروں پر ہاتھ ڈالتے ہیں وہ ہرگز ہندوستان کی جانب سے حق نیابت ادا کرنے کو نہیں بھیجے گئے ہیں میاں ایران صاحب اگر اپنی نامردی کا چھتا ہندوستان کی گردن پر رکھ کے میدان سے بھاگنا چاہتے ہیں تو تمہیں چھوڑ کے بھاگ جانے کا اختیار ہے لیکن ہندوستان ہرگز احسان مند نہ ہوگا۔

## فارغطی یعنی بھرپائی کا نیا طریقہ

عرب کے بدوی اور ہزارہ کے نصیری لٹیروں کے بارے میں یہ سنا تھا کہ مسافر کو لوٹنے کے بعد سینے پر چڑھ کے خنجر صاحب پیٹ پر رکھتے اور کہتے ہیں بکل کن۔ نرو بگو کشتیم" مگر علیگڈھ کا ایک نیا طریقہ سنا گیا

## نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲-قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی مقام بستی ضلع بستی

مقدمہ نمبر ۱۲۳۴ بابتہ سنہ ۱۹۲۵ء

عبدالغنی چودھری وغیرہ — مدعی

بنام

اصغر علی وغیرہ — مدعا علیہ

بنام اور یس مدعا علیہ نابالغ ولد نذر چودھری متوفی ساکن موضع لوہیتال تپہ اودھا پرگنہ نگر ڈورب

و اصغر علی ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گزاری ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے۔ لہذا تم نابالغ کو اور تم ولی کو بذریعہ ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا سے ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء یوم تک اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گزرانو گے تو عدالت تم کو یا کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دیگی۔ آج بتاریخ ۳ ماہ جون سنہ ۱۹۲۵ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

افواہ ہے کہ ایک قصائی صاحب کئی آدمیوں کے قرضدار تھے آپ نے سب کو معین وقت پر بلا دیا کہ بھائیو اپنا اپنا روپیہ فلاں وقت آ کے لے جاؤ جب سب اکٹھا ہو گئے تو دروازے بند کر دیے اور چھرے کے ذریعہ سے لگے پائی پائی قرضہ چکانے غل کی آواز سن کے محلہ والے اور پولیس دوڑے۔ ایک طرف تو سین میں اصل و سود بیباق ہو جاتا دیوالہ نکالنے والے بنک اگر یہی تدبیر سیکھ لیں تو شاید دیوالیے بننے کی نوبت نہ آئے گی۔

## دولہاؤں کی پالی

کرنال کے ایک شخص نے تین جگہ اپنی لڑکی کی شادی ٹھہرا کے تینوں گھروں سے ایک ہی وقت پر برات بلوائی اب تینوں مقام کے براتی بر سر پیکار ہیں۔ کیا معقول حرکت کی ہے۔ واہ۔

بفضل خدا ابھی تک رفیع نے حریف کی جیب گرمانے میں کسر اٹھا نہیں رکھی مستقبل امید افزا ہے۔

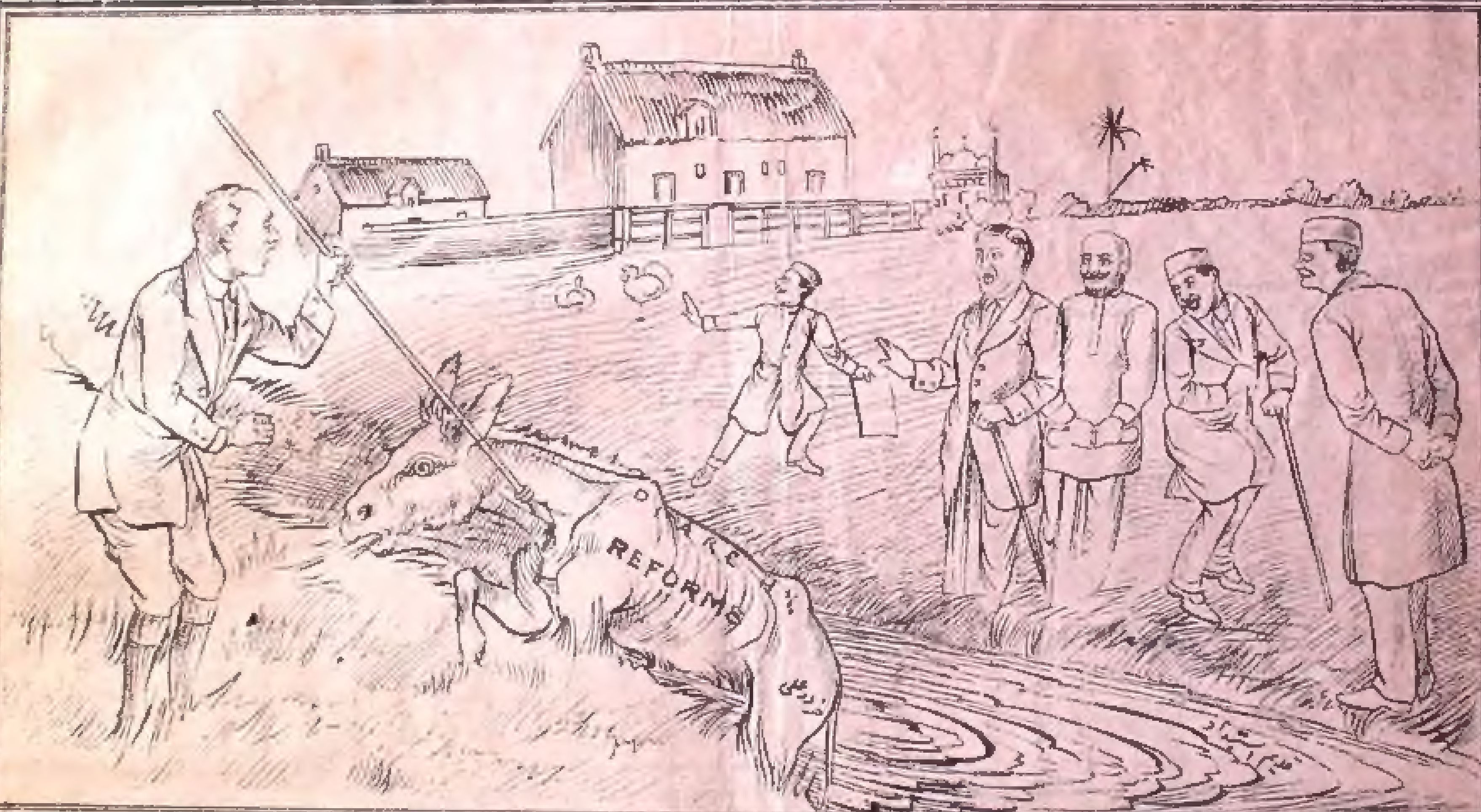
چینی طلبہ بھی تا حال کامیاب کیے جا سکتے ہیں کیا معنے کہ ہماری برطانیہ عظمیٰ طلبہ پر رعایت فرماتی ہے اسی وجہ سے خالی چشم نمائی پر قناعت کیے ہوے جہازوں کے مجموعے کا تماشا دکھا رہی ہے امریکہ اور جاپان طلبہ کے سچے جوش کا اقرار کرتے ہیں۔ غیر ملکوں کا مال جو اندرون ملک ہے وہ بند پڑا ہے جو باہر سے آنے والا ہے وہ بائیکاٹ کی جھپکیوں سے ڈر گیا ہے۔

## پنچ مل خدا۔ خدا مل پنچ

### عرب کا صندل فروش

اب تو عرب میں سوداگری کی جگہ لوٹ مار ٹھگ بدیا نے لے لی ہے مگر کسی زمانہ میں یہ حال نہ تھا لوگ تجارت پیشہ تھے۔ لمبے سفر جس میں جان جوکھم کا سامنا ہوتا تھا کرتے تھے۔ خدا غریق رحمت کرے سند باد جہازی مرحوم کو عمر بھر سفر میں گزری کیسی کیسی خوفناک مصیبتوں کا مقابلہ ہوا۔ ساتھی تو سب مرنے کو تھے مگر یہ ساتوں سفروں سے جیتے جاگتے صحیح سلامت بغداد پہونچ جاتے تھے اسی زمانے کا ذکر ہے کہ ایک چوب صندل کا تاجر کشتی پر صندل لاد کے اندھیر نگر پہونچا۔ راہ میں ایک بڑھیا ملی اس نے کہا دیکھو بیٹا ذرا سنبھل کے لین دین کرنا یہ [illegible] بد وضعوں سے آباد ہے۔ تاجر یہ سن کے چپ ہو رہا مگر جو بڑھیا نے کہا تھا ایک صاحب تشریف لائے آتے ہی کہنے لگے۔ اوہو تم یہاں صندل بیچنے آئے ہو اجی چلا صندل بھی کوئی چیز ہے ہم تو لکڑی بسند ہی جلا کے پکاتے ہیں مگر خیر اب تو تم ہمارے مہمان ہو اس تمام لکڑی کے عوض سیر بھر جو چیز تم مانگو گے میں دوں گا۔ تاجر نے دل میں کہا صندل کی یہاں کوئی قیمت نہیں بلا سے سیر بھر سونا ہی ملیگا محنت رائگاں نہ ہو گی۔ تھوڑی دور آگے بڑھا تو ایک کانے صاحب سے مڈبھیڑ ہو گئی کانے صاحب نے گریبان پکڑ کے کہا تو میری آنکھ چرا لے کے بھاگا ہے آنکھ دے ورنہ ہاتھ سے حوالے کر نہیں تو اچھا نہ ہو گا۔ تماشائی گرد جمع ہو گئے ہشت مشت ہونے لگی۔ آخر لوگوں نے کہا یہ بیچارہ پردیسی ہے اسے کل تک مہلت دو کل دیکھا جائیگا کشتم کشتا میں تاجر کی جوتی ٹوٹ گئی تھی موچی سے کہا بھئی ہم تمھیں خوش کر دینگے جلدی سے جوتی ٹانک دو۔ موچی جوتی ٹانکنے لگا وہاں چند جواری جوا کھیل رہے تھے تاجر صاحب وقت کاٹنے کے لیے جوا کھیلنے لگے قسمت میں ہار لکھی تھی ہارے۔ جواریوں نے کہا حضرت شرط یہ ہے کہ یا تو آپ سارے دریا کا پانی نوش فرمائیے یا اپنی تمام دولت سے ہاتھ اٹھائیے۔ آخر ان جواریوں سے بھی ایک رات کی مہلت لی گھر پلٹ کے آئے اور سر پہ ہاتھ رکھ کے غور کرنے لگے۔ اتنے میں وہی بڑھیا آئی وہ سمجھ گئی کہ شاید بد معاشوں سے سامنا ہوا ہے۔ انھوں نے اول سے آخر تک کہانی کہہ سنائی۔

بڑھیا نے کہا تم نے صندل بہت سستا بیچا یہاں دس اشرفی میں آدھ سیر صندل بکتا ہے اب اگر تمھیں سیر بھر سونا بھی ملے تو گھاٹے میں رہو گے خیر آج رات تم فلاں محلہ میں جاؤ وہاں یہ سب اوباش اپنے گرو کے پاس جمع ہوتے اور سب اپنی اپنی چالیں بیان کرتے ہیں۔ وہ انھیں مشورہ دیتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہاں تم ایسی باتیں سنو کہ تمھاری تشفی ہو جائے۔ تاجر صاحب بھیس بدل کے انجمن میں پہونچے گرو صاحب مسند پر تشریف فرما تھے یہ بھی ایک کنارے بیٹھ گئے تھوڑی دیر میں ان کے حریفوں نے اپنا اپنا حال کہنا شروع کیا۔ گرو نے صندل کے خریدار سے کہا تم بازی ہار گئے۔ پوچھا کیوں؟ کہا اگر تاجر کہے کہ سیر بھر مچھر آدھے مادہ آدھے نر لاؤ تو تم کیا کرو گے۔ کانے صاحب سے کہا کہ تم بھی دھوکا کھا گئے اگر تاجر نے کہا کہ تم اپنی آنکھ نکالو میں اپنی آنکھ نکالتا ہوں دونوں کانٹے میں تولی جائیں اگر ہم وزن ہوں تو تمھارا دعویٰ صحیح ہے ورنہ غلط تو بتاؤ گے کیا اٹھاؤ گے یا نہیں وہ کانا ہو جائے گا تم ہمیشہ کے لیے اندھے ہو جاؤ گے۔ موچی صاحب سے کہا میاں تم تیغ عام اور محیط اجازت پر بھی موچی کے موچی رہو گے اس نے یہی وعدہ کیا ہے کہ تم کو خوش کر دیگا اگر وہ چاہے تو سلطان وقت کے حق میں دعا کرنے کے بعد تم سے پوچھے کہ خوش ہوے تو بتاؤ تم انکار کر سکتے ہو؟ میاں ادھر انکار کیا ادھر پولیس گولا لاٹھی کر کے لے جائے گی۔ اور تمھیں [illegible] کریگی۔ جواریوں سے کہا کہ تم بھی خسارے میں رہے اگر اس نے کہا کہ دریا کا دہانہ پکڑ کے میرے منہ سے لگا دو تو میں پیوں۔ تو کیا تم سو کے گھاٹ اترنے پر مجبور نہ ہو گے۔ غرض صندل کا سوداگر دوسرے دن اپنے حریفوں سے بازی لے گیا۔ صندل کے من مانے دام بھی لیے اور غلط دعوے کرنے کا تاوان بھی حاصل کیا۔ اگر صندل کے تاجر کی جگہ لیڈی برطانیہ کا




ہات ترے گدھے کی دُم میں ریفارم کا پھندا۔ کمبخت تو ہی اسی قابل کہ ہمیشہ دلدل میں رہے "

نام لیجیے اور اُسکے حریفوں کا قائم مقام اہل ہند کو سمجھیے تو ہم ایک پرانی بات یاد دلائیں۔ جب یورپ میں جنگی دیو کی دھرتی دھمک اشتلم نے زلزلہ پیدا کیا اُسوقت ہندوستان کے دیدہ ور افراد میں کئی قسم کے لوگ تھے کوئی صاحب فرماتے تھے کہ انگریزوں پر وقت پڑا ہے اُنکی قدر و قیمت گھٹائیں۔ اُنکے پچھلے احسانات بے حقیقت ٹھہرائیں تو اچھا ہے مثلاً:۔

انگریز کہتے ہیں کہ یارو ہمیں تمہارا بہت خیال رہتا ہے دیکھو آجتک ہم نے کوئی کام تمہیں شریک کیے بغیر نہیں کیا۔ ہم تہذیب پھیلاتے رہے۔ تعلیم میں کوشش کرتے رہے۔ ہتھیار چھین چھان کے امن و آسائش عام کی آندھی چلائی عدل و انصاف کی دکان ہر خاص و عام کے لیے کھول دی بڑھیا گھٹیا جس قسم کا انصاف جسکو درکار ہو لے۔ ریل جاری کی تار گھر بنائے۔

جواب ملتا ہے ہاں جناب بیشک یہ سب کچھ آپ نے اپنی غرض کے لیے کیا۔ ورنہ یہ سب باتیں تو ہمیں پہلے ہی سے حاصل تھیں بلکہ سچ پوچھیے تو آپ کی تشریف آوری نے ہماری پرانی تہذیب کو خاک میں ملایا بیرونی کپڑے پر محصول معاف کرکے ہم کو لٹوایا۔ ہم خاصے بہادر سپاہی تھے آپ نے نکھٹو جنہ بنایا۔ نہ ہنر سکھایا نہ آزاد رہنے دیا۔ تعلیم اسقدر سستی کہ توبہ۔ چار آنے مہینہ مولوی کو دیتے تھے لڑکا عالم فاضل بن جاتا تھا۔ مدعی مدعا علیہ سیدھے قاضی کے پاس جاتے تھے لاکھوں کا معاملہ معمولی سی گفت و شنید میں ختم ہو جاتا تھا۔ نہ وکیلوں کے گھر بھرتے تھے نہ رشوت خوار عمال کو نذر دینی پڑتی تھی۔ ایسی صندل کی لکڑیاں تو ہماری یہاں ایندھن کے کام میں آتی تھیں ذری تاریخ کی کتابیں اُٹھا کے دیکھیے تو حال کھلے۔ ہماری پرانی سائنس وہی ہے جس نے تمام دُنیا کو اپنا شاگرد بنایا۔ ہم کو آپ کی بدولت بالکل اُنکا دست نگر ہو گئے۔ نہ صنعت گری میں کوئی دخل ہے نہ صناعی میں ڈھنگ ہے نہ پیشہ میں برکت ہے اینوں کا غلّا کاٹ کے پیٹ بھرنے پر گزر ہوتی ہے۔ مقدمات سے زیادہ وکیل اور مریضوں سے زیادہ ڈاکٹر ہیں۔ مزے مزے کے حلوے اور معجون کی جگہ کڑوی کسیلی پیتے ہیں۔ گرانی کا یہ حال کہ جہاں غلّہ پیدا ہوتا ہے وہاں کے لوگ فاقوں مرتے ہیں اور سمندر اس پار والوں کا پوٹا تر ہوتا ہے مالگزاری کا پلہ آسمان پر چڑھا دیا ہے۔ ایک مصیبت ہو تو کوئی کہے۔ اور ہاں یہ تو بتائیے یہ آپ نے کیا کہا کہ ہم تمہاری شرکت بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔ اجی نواب حماقت جنگ رئیس تعلق نگر لالہ خوشامد رائے۔ تاجر چاپلوسی۔ بابو خلل ناتھ کے آئی ای۔ صاحب اکانے اجی حضور خان بہادر۔ آنریبل (اناڑی بیل) بوکھلاہٹ پرشاد او ایسے ہی خوگیر کی بھرتی آپ خود جمع کرتے (نامزد) اور اپنے مطلب کے قاعدے قانون پر اُن سے دستخط لے لیتے تھے اسکا نام شرکت ہے؟ لاحول ولا قوۃ۔

بعض کو سوجھی کہ قدر و قیمت گھٹانے سے کوئی کام نہ نکلے گا ہم لوگ محکوم ہیں ہم میں اتفاق نہیں ہے۔ وضع کی پابندی عجب شے ہے انگریزوں پر وقت پڑا ہے کس کی رہی ہے اور کس کی رہ جائے گی۔ جنگ کے بعد پھر وہی ہم ہیں وہی انگریز ہیں۔ اُنھوں نے تھیلیوں کے منہ کھول دیے اور کہنے لگے لیجیے جان بھی حاضر ہے مال بھی حاضر ہے۔ حضور ہمیں کیا شک ہے آپ ظل اللہ ہیں۔ حاکم بنانا خدا کا کام ہے ہماری قسمت میں ماتحتی ہے آپ کے مقدر میں افسری ہے۔ آپ کی بندہ نوازی میں جو شبہ کرے وہ کافر۔ واللہ ہم بُرے ہماری قوم بُری آپ اچھوں کے اچھے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے آپ کا بیٹا جیسے ایک دو حرفی خطاب دیجیے ہم اُنھیں دونوں حرفوں کی تلاوت میں اپنی کانی آنکھ تولنے کو موجود ہیں چاہے عمر بھر اندھا ہی رہنا پڑے۔ آپ ہیں تو کیا غم ہے۔ خدا رکھے آپ اندھے کی لکڑی ہیں۔ ولایت سے قابل قابل آدمی لا کے یہاں رکھیے۔ اعلیٰ اعلیٰ فوجی افسر۔ ذی ہنر ڈاکٹر۔ بال کی کھال کھینچنے والے محاسب۔ زمین تہ و بالا کرنے والے جیالوجسٹ بلوائیے۔ ہم تنخواہ دینے کو موجود ہیں واللہ چوں کریں تو چور کا حال وہ ہمارا حال۔ بعض اشخاص نے خیال کیا کہ بھئی صاحب کی جوتی ٹوٹ گئی ہے یہ فرماتے ہیں کہ تمھیں خوش کر دینگے۔ اللہ کسی پر بُرا وقت نہ ڈالے بھئی جہانتک ممکن ہو خدمت کیے جاؤ جب وقت آئے گا تو اُسوقت مچل جانا کہ ہم تو وہی لینگے جس سے ہمارا دل خوش ہو۔ یہی ہمارے آپ کے وعدہ تھا۔ اُنھیں میں بعض ایسے بھی تھے جن کا خیال تھا کہ بازی لگی ہوئی ہے لڑائی بڑھ رہی ہے ختم ہونے دو تو مطالبات کا بکرا سود حلق چیر کے پلادیں گے اور اُنھیں پینا پڑے گا جانتے کہاں ہیں مگر ان میں سے کوئی یہ نہ جانتا تھا کہ ولایت میں کیسے کیسے پاک ذات گرو موجود ہیں۔ صندل کے تاجر نے جس گرو سے سبق پڑھا تھا ایسے دس ہزار گرو لائڈ جارج و نسٹن برکنہیڈ کے ناخن پا کی برابری نہیں کر سکتے۔ جنگ ختم ہو گئی۔ تاجر صندل نفع میں رہا۔ ہندوستان کو اس سودے میں کیا ملا؟ اسکا جواب امرتسر (پنجاب) بنگال مدراس والے جانیں یا وہ جنھوں نے جیل خانے کی ہوا کھائی۔ اور سرکاری نمک پر دن کاٹے۔ اب جتنا ہے پھوٹ ہے نفاق ہے جوتی پیزار ہے۔ گویا جھنجھنا اصلاحات گلے میں پھنسا ہے۔ کشمکش کا دور دورہ ہے۔

اس اندھا دُھند میں اُن ہندوستانیوں کی حماقت بھی لکھ رکھنے کے قابل ہے جو مزید اصلاحات کے طالب ہیں۔ اس بے تکے پن پر شیخ چلی قربان۔ سوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا۔ دوستو جبتک کوئی جنگ نہ چھڑے اُسوقت تک مزید اصلاحات کی بات چیت بیکار ہے۔ صندل کی نئی کھیپ ابھی نہیں آئی ہے لہذا جو کچھ خداوند نعمت نے عنایت کیا ہے یا اپنے اغراض کی حمایت کی جو نئی طرح نکالی ہے اُسی پر قناعت کرو۔ جس بات میں سرکار کا

فائدہ ہو اُسی پر عمل ہونا چاہیے۔ خواہ مخواہ کی بک جھک جھک سے کچھ حاصل وصول نہ ہوگا۔ یہ صحیح ہے کہ جن گروہوں کا ذکر اوپر کیا گیا وہ سب کے سب نالاں ہیں۔ جو لوگ صندل کی قدر و قیمت گھٹا کے کام نکالنا چاہتے تھے وہ پیٹ کے دھندے میں پھنسے ہیں اُن میں ذاتی ترقی کی دوڑ ہو رہی ہے اور اس دوڑ نے سب کی ٹانگیں تھکا دیں۔ خوشامد پیشہ پابند وضع سرے سے گھاٹے میں رہے انہوں کی مخالفت بھی راس نہ آئی۔ مرزا اللو پتو خاں۔ لالہ تتو ممبو ناتھ خاں بہادر خشی نیاں آدریگ۔ بابو چچر بجر ناتھ کیوں اس میں تھے زمانہ کا ساتھ نہیں دیا صرف خوشامد کرنے کو ذریعۂ ترقی سمجھے۔ مثلاً انہیں کو ہے جو کسی قدر اکڑ دکھاتے ہیں کیا معنے کہ ہم سے تم سے نہیں ڈرتے تیرے قتلوں سے ڈرتے ہیں۔ اسکے علاوہ حق خوشامد اگر منفع ہے بھی تو ہندوستانی رئیسوں میں ہے۔ ولایت والے بھلا کب پسیجتے ہیں "ٹھہرو جی پہلے ان کمبخت جھمبوؤں سے پیچھا چھڑا نے دو پھر تمہاری سنیں گے" یہ ایک معقول عذر ہے۔ تابوجی موچی بھی علے ہٰذا القیاس اور جواری تو جواری ہی ہیں ان کی پوچھنا بیکار ہے۔

فی الحقیقت یہ زار نالی ہی تھی جس نے لارڈ ریڈنگ کو سمندر پار بھیجا مگر اس سال وزارتی کے متعلق جو کچھ ذمہ دار ولایتی دوستوں نے فرمایا ہے وہ ٹائمس اور لنڈن ٹیوز وغیرہ میں موجود ہے۔ اور اگر لارڈ ریڈنگ خیریت سے یہاں تشریف لائے تو سُن لینا اسوقت ذکر کے قابل یہ بات ہے کہ منتقل محکمے حکومت بنگال نے پھر واپس لے لیے ہیں اب بنگال کی عام خلقت اپنے خلاف مرضی کام اپنے ہی ہاتھوں کرنے کی زحمت سے نجات پا گئی ہے اگر دوسرے صوبہ بھی جھوٹ موٹ لولا کے شہیدوں میں داخل ہونے کی عادت چھوڑ دیں اور مثل سابق میدان انتظام خاص تصفیہ کے سپرد کر دیں تو اس انعام کی حقیقت زیادہ واضح

ہو جائے گی جو ہندوستان نے سیکڑوں احسانات جتانے کے بعد اپنے جنگی خدمات کے عوض میں پایا ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی خدمت ہے جس سے نہ خزوش نہ خاوند۔ جن کے نائب بن کے کونسل میں گئے وہ الگ بے نقط سناتے ہیں۔ اور سرکار کے خوش ہونے کا تو کوئی گمان ہی نہیں بھلا فرقے جرنے بڑا عبدا کہنے مانگنے جانچنے والے سے کوئی خوش ہوتا ہے۔

لہٰذا درد سر کا علاج جدید صندل آنے تک
معطل رہا اگرچہ یہ کھٹکا پھر بھی رہے گا ؎
ہم نے یہ مانا کہ صندل درد سر کا ہے علاج
اسکا گھسنا اور لگانا درد سر بھی تو ہے

## تمباکو

ہر ایک چیز بعض حالتوں میں مفید اور بعض میں مضر ہے اس دُوز صرف دنیا کی کوئی شے خالی نہیں۔ تمباکو بھی اسی ذیل میں داخل ہے۔ بُری چیز ضرور ہے مگر عادت پڑ گئی اور طبیعت کا جزو بن گئی جب سے یہ کالا دھن ہندوستان میں آیا اسیوقت سے یہاں کے حکیموں نے ضرر سے محفوظ رہنے کی فکر کی ہیجان تقلی دار۔ ہدیہ مشک۔ عظیم اللہ خانی ناریل غرض کئی چیزیں ایجاد ہوئیں لیکن بانی ہر ایک ترکیب میں شامل رہا۔ خمیرا دو رسا کڑوا اور سیاہ جو سیر تیار کیا گیا مگر شیرے کی آمیزش سے کوئی خالی نہیں یہی وجہ ہے کہ سگریٹ اور سگار کا دھواں ہندوستانی تمباکو کی بانسبت بہت مضر ہو جاتا ہے۔ کھانے کے تمباکو میں بھی یہاں کے پرانے لوگوں نے بہت اصلاح کی داب کا حال ناگفتہ بہ ہے چنانچہ لکھنؤ کے مشہور امراض عصبی شاہی طبیب حکیم افسر حسین صاحب نے بالفعل ایک قوام کا نسخہ تیار کیا اور ہمارے پاس اظہار رائے کی غرض سے بھیجا۔ یہ قوام اعصابی قوت بحال کرنے میں ضرور سریع الاثر ہے اور ایسے اجزا سے مرکب ہے جن سے ضرر کم اور فائدہ زیادہ ہونے کی اُمید ہے۔ دو روپیہ آٹھ آنہ تولہ علاوہ محصول قیمت ہے سید قاسم حسین رضوی متصل غسل خانہ پاٹا نالا لکھنؤ سے مل سکتا ہے۔

## خاموش خطاب مبارک

خدا جانے جرائد کی نگاہ مکرر سے یا سرکاری خطابوں کی فہرست نامکمل تھی کہ ہمارے مہربان جناب محمد نواب علی خاں صاحب تعلقدار اکبرپور "راجہ" تو ہوے لیکن مدتوں یہ خبر مخفی رہی چھپ چھپاتے شاذ و نادر سُنی تھی خطاب اب ثبت دکھیا۔ لہٰذا جب تک دھوم سے بزم دعوت منعقد ہو ہم بھی دل میں مبارک باد کہے لیتے ہیں۔

## مبارک باد از دور

ہمارے مکرم دوست سید جالب صاحب اڈیٹر ہمدم لکھنؤ کے صاحبزادے سید عترت حسین صاحب کی شادی رہی گرد ہی دور ہے لہٰذا شرکت بزم عقد نہ سکی دور ہی سے مبارک باد عرض ہے

## نمونہ باز حضرات

براہ نوازش اپنی استعداد و مذاق پر غور فرمانے کے بعد نمونہ منگایا کریں تو اچھا ہے ؎
سخن چہ عرض کنم بر جاعتے کہ زجہل
دبانگ خرنشناسند نغمۂ بیضا را
کیا معنے کہ بعد نمونہ دیکھنے اور وی پی منگانے کے یہ کہنا کہ ہمیں تو فلاں رنگ کا پرچہ درکار ہے تکلیف دہ دل لگی بازی ہے۔ — منیجر

## لوگ کہتے ہیں

کہ میاں تانسین اب زندہ نہیں ہیں
مگر یہ قول غلط ہے بیشک اُن کا کہاں زندہ ہوا اسوقت تک وہ بھی زندہ ہیں جو کائنات کی چیزیں میاں تانسین اکبر کے دربار میں سناتے انعام پاتے تھے وہ وہ راگ لگے ذوات استاد محمد علی خاں کو ورثہ میں ملیں۔
اور عالیجناب ناجد محمد نواب علی خاں تعلقدار اکبرپور نے اپنی کتاب معارف النغمات حصہ دوم
میں اس طریقہ سے لکھ دی ہیں کہ ایک معمولی آدمی بھی اُن دھرپدوں اور ہوریوں کا نقشہ کھینچ سکتا ہے
قیمت علاوہ محصول ڈاک پانچ روپیہ (صہ)
المشتہر۔ اودھ پنچ لکھنؤ

## سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

### گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کف۔ کھانسی ہیضہ، درد پیٹ، درد کلیجے، دست، سنگرہنی، نظر، نزلہ، زکام، جھائیں اور ہر قسم کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو شہرت پائی ہیں چند قطرات ڈال کر پینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔ قیمت ۱۲ ہر جگہ بکتا ہے۔

**دورونج کیسری** — سینی داد کو بالکل جڑ سے کھو دینے والی دوا قیمت ۴/

**بال سدھا** — بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط اور صحت کو بحال کرتی ہے۔ قیمت ۱۲ ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا۔

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب

## بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ امر چند اینڈ کو لکھنؤ

---

## دیوان چرکین

ظرافت کے بے مثل اخبار کا نامہ دیوان چرکین مجلد قیمتی ایک روپیہ اور لکھنؤ کا مشہور ریختی گو شاعر میر یار علی جان صاحب کا دیوان ریختی عرف ریختی بیگم قیمتی ۱۲ اور مجلد قیمتی ایک روپیہ ۱۲ ایضاً کلیات جان صاحب مجلد قیمتی ۱۲ جس کا چھپنا پچاس ساٹھ سال سے بند تھا اب چھپ گیا ہے اخبار اودھ پنچ کا حوالہ دے کر جلد منگا لیجئے ورنہ پھر ختم ہو جانے پر مدتوں کف افسوس ملنا پڑے گا۔

پتہ

عظمت بک ڈپو لکھنؤ

---

## آپ کی خواہش ضرور پوری ہو گی

اگر آپ خواہش رکھتے ہیں کہ ہم تمام امراض سے محفوظ رہیں ہمارا جسم مضبوط طاقتور اور چہرہ سرخ ہو ہماری قوت ماغ تیز ہو دماغ تندرست رہے ہمارے اعضاء جسمانی اور قوائے دماغی ہمیشہ کے لیے زندہ رہیں اور عمر دراز ہو کر ہماری اولاد بھی مضبوط عمر دراز اور خوش رہے تو مقویات مزاج عالم خطاب رکھنے والی اتینگ نگر گولیوں کا استعمال کریں گولیاں جریان، احتلام، سرعت ... ضعف کو تھوڑے ہی عرصہ میں دور کر دیتی ہیں قیمت فی ڈبیہ عدد ۴ ڈبیہ عدد مصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

ویسٹ انڈسٹری جام نگر کاٹھیاوار

لکھنؤ کے ایجنٹ امر چند اینڈ کو

---

## مایوس نہوں

اگرچہ اشتہاری دنیا نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلا عجیب علاوہ محصول ۲ یوم کے پانچ قیمتی علاوہ محصول کے طلب فرمائیں۔ اگر اس عرصہ میں بہتری اثر نہ ہوا اور آپ بدلے عضو کو پتلا تو دوبارہ کر کے قیمتی لیجئے۔ لاغری، سستی، کوتاہی، ٹیڑھا پن کے متعلق اشتہارات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو ہیں ۱۰ یوم کے لیے طلا صرف ۲ علاوہ محصول ڈاک میں طلب فرمائیں۔ ۲۰ یوم تک جماع سے تعلق پرہیز کریں خاص دوا مجبوری کرے پوری تسلی کے ہمراہ جوب مقوی باہ ودافع سرعت روانہ ہو گا قیمت پوری شیشی ۲ ہر ۱۰ یوم ۲ ہر محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار ہو گا۔ پوری شیشی طلا کے خریدار سے ... قیمت اور دس سال کے اندر اثر زائل ہو جائے تو دوبارہ مفت بھیجنے کا حلفیہ وعدہ۔

---

### جوب مستی

ایک گولی کھا کر گھنٹوں صحبت کا لطف اٹھائیے

لطف یہ ہے کہ اگر آپ لرزہ بھی ہیں تو کسی طرح کا نقصان بھی نہ ہو گا جسم پھرتیلا اور نہایت قوی رہے گا جھنگ تک زبان پر نہ رکھیں گے ہرگز ..... فوراً بعد جماع ایک گولی کھائیں تو تمام کمزوری اور تکان رفع ہو کر طبیعت پھر تازہ ہو جائے گی اور پھر دوبارہ جماع کرنے کی قوت پیدا کر دے گی جتنی مرتبہ مباشرت کریں گے ہر مرتبہ پہلی ہی سی قوت پائیں گے منی بستہ حضرات بھی استعمال کر کے دیکھتے ہیں اس کی بدولت ساٹھ سالہ بڈھا جوانی کا دم بھرنے لگتا ہے امساک کی اس سے بڑھ کر بے نظیر گولیاں کبھی نہ دیکھی ہوں گی قیمت ایک ڈبی ۲ (دو روپیہ)

---

### سفوف شباب

لطف سے تجھ سے کیا کہوں واعظ ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

یہ سفوف بھی عجیب سفوف ہے کہ جس کو استعمال کر کے جماع کرنے سے معشوقہ عمر بھر کے لیے اپنی مطیع ہو جاتی ہے لطف کی زیادتی کی وجہ سے بیہوشی تک نوبت آئے گی عضو پر مالش کرتے ہی امساک اور قوت کی بھرمار ہو گی زن اور شوہر کے تعلقات کو حقیقی معنوں میں عشق کے درجہ تک پہنچائے گی سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہو گی کہ پھر اس عورت کو کوئی دوسرا صحبت نہ کر سکے گا نہ وہ کسی کے ساتھ آمادہ ہو گی۔ اگر ابتک اسکا استعمال نہیں فرمایا تو گویا آپ نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا قیمت ایک شیشی عہ ۳ شیشی للعہ تین شیشی عہ۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

---

## فائدہ نہو قیمت واپس

**طلاء ممسک** ایک ہی رات میں نامرد کو مرد بنا دینا ضرور ہے ممسک طلاء ایک گھنٹہ قبل عضو تناسل پر لگانے سے غضب کی قوت پیدا ہوتی ہے کہ کیسی ہی گولی ہو ضرور مشغول ہوتا ہے نہیں بلکہ ممکن ہو جاتا ہے امساک بدستور قائم رہتا ہے اور عضو بھی صحیح حالت میں ہو جاتا ہے دوران مباشرت قوت اور کیفیت ہر لحظہ بڑھتی جاتی ہے قیمت صرف دو روپیہ فی شیشی علاوہ محصول۔

**روغن ملذذ** یہ روغن بے حد ملذذ اور مستول ہے صرف ایک بار استعمال کر کے جماع کرنے سے معشوقہ عمر بھر کے لیے مطیع ہو جاتی ہے اور لطف کی زیادتی کی وجہ سے صرف ایک دوسرے پر عاشق اور فریفتہ ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ۔ علاوہ محصول۔

**جوب ممسک** ایک گولی کھا کر گھنٹوں صحبت کا لطف اٹھائیے۔ لطف یہ ہے کہ اگر آپ کمزور بھی ہو گئے تو کسی طرح کا تکان بھی نہ ہو گا جسم پھرتیلا اور نہایت قوی رہے گا جھنگ تک زبان پر نہ رکھیں ہرگز ..... فوراً قیمت فی ڈبہ صرف ایک روپیہ علاوہ محصول۔ حوالہ اخبار ضروری دیجیے۔

نوٹ۔ کوئی دوا حسب تحریر ثابت نہ ہو حلفیہ تحریر آنے پر واپسی قیمت کی شرط ہے۔

عین الشفاء میڈیکل ہال لکھنؤ

---

## ہر بیماری کا علاج خود کرلو

ایک صاحب دل دردمند کی مرتب کردہ تجربات عیسیٰ مصنفہ حکیم عیسیٰ پر شاد ضرور مطالعہ کیجیے وہ اپنی بیز دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی خوبی کے ساتھ کرنے کے قابل بنا لیجیے اور اگر وہ چاہیں تو اسکے ذریعہ دوا علاج میں سینکڑوں روپیہ کما سکتے ہیں اس میں ہر قسم کے دوا وغیرہ کے نسخے درج ہیں جو گھر میں تیار ہوتے اور بے حد فائدہ کرتے ہیں قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ علاوہ محصول جلد ایک کتاب خرید لیں ایک کتاب مفت۔

مفت لو جو صاحب اردو خواں لوگوں کے نام مع پورے پتے کے لکھ بھیجیں انکو چراغ صحت نامی رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڑھ شہر (یوپی)

---

## فریگرنٹ ٹوتھ پوڈر

دانت کی صفائی اور صحت منظور ہے تو خوشبودار منجن ایس علی حیدر اینڈ سنز کا بنایا ہوا استعمال کرو تین تولہ ڈبیہ کی قیمت ۵ اور چھ تولہ ڈبیہ کی قیمت ۱۰ ہر ایک تین درجن ڈبیہ کی قیمت ۱۲ ہر علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

علی حیدر اینڈ سنز امروہہ مراد آباد

لکھنؤ جلد ۵۰م — رجسٹرڈ نمبر اے ۱۳۰۵ اودھ پنچ لکھنؤ — ۶ ۱۹۲۵ء

# موسمِ گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے عرقوں اور عرقیات سے تیار کیے ہوئے شربت جو اپنے اثر میں بےنظیر صورت میں لاجواب ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بےمثل ہیں دل و دماغ کو فرحت قلب کو سکون اور راحت آنکھوں کو خنکی و تراوت بخشتے ہیں، شدت عطش کو دور کرتے ہیں۔ جلد طلب فرمائیے۔

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| شربت بہار | شربت انار صوم | شربت نارولایتی | شربت کیوڑہ | شربت بید مشک | شربت کیسر | شربت بادام | شربت فالسہ |
| فی بوتل [illegible] | فی بوتل [illegible] | فی بوتل [illegible] | فی بوتل [illegible] | فی بوتل [illegible] | فی بوتل [illegible] | فی بوتل [illegible] | فی بوتل [illegible] |
| شربت رنگترہ | شربت لیموں | شربت نارنج | شربت انناس | شربت انگور | عرق کیوڑہ حیدرآبادی | عرق بید مشک لاہوری | |
| فی بوتل [illegible] | فی بوتل [illegible] | فی بوتل [illegible] | فی بوتل [illegible] | فی بوتل [illegible] | فی بوتل [illegible] | فی بوتل [illegible] | |

ارزاں بعلت گراں بحکمت کے مقولہ کو یاد رکھیے ولایتی ایسنس و شکرین سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے فہرست مفت طلب فرمائیے قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمائیے اور ۱/۴ رقم پیشگی محصول لدا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

ہر قسم کا طبی مشورہ ہماری مجلس اطباء سے حاصل ہو سکتا ہے — **منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ** — فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

## لاکھوں روپیہ اور شاہی زردہ

ہم نے اپنے مقبول عام اور پسند خاص شاہی زردہ کے بےحد پسند ہونے کی وجہ سے پبلک فائدہ رسانی بقصد آمدنی کی غرض سے شاہی زردہ کے خریداروں کے لیے شاہی زردے کے ٹینوں میں ہمیشہ کے لیے انعامی چک شامل کیے ہیں جن صاحب کے نام ہماری مہر و دستخط شدہ چک نکلے وہ حسب ذیل چک کی رقم پانے کے مستحق ہونگے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| شاہی زردہ [illegible] | پانچ تولہ کا ٹین | قیمت ایک روپیہ | دو سو ٹینوں میں | پانچ سو روپیہ کے | پانچ چک |
| شاہی زردہ [illegible] | پانچ تولہ کا ٹین | [illegible] روپیہ | سو ٹینوں میں | دس دس روپیہ کے | دو چک |
| شاہی زردہ [illegible] | پانچ تولہ کا ٹین | چار روپیہ | پچاس ٹینوں میں | پچیس روپیہ کا | ایک چک |
| شاہی زردہ [illegible] | پانچ تولہ کا ٹین | [illegible] روپیہ | پچاس ٹینوں میں | پچاس روپیہ کا | ایک چک |
| شاہی زردہ [illegible] | پانچ تولہ کا ٹین | سولہ روپیہ | پچاس ٹینوں میں | سو روپیہ کا | ایک چک |

نوٹ:- نمونہ ایک ایک تولہ کی شیشی قیمت [illegible]

مشکی زردہ قیمت فی سیر [illegible]

پتی تمباکو قیمت فی سیر [illegible]

گولی تمباکو سادی فی تولہ [illegible] گولی تمباکو فقرئی فی تولہ [illegible] گولی تمباکو [illegible]

گولی تمباکو طلائی فی تولہ [illegible]

شاہی قوام فی تولہ [illegible] مشکی قوام فی تولہ [illegible]

**المشتہر:- منیجر مقبول اینڈ کو کارخانہ شاہی زردہ ۲۵/۴۵ لوچیت پور روڈ کلکتہ**

## قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں

### جھمپوا!

یہ پُرانداز ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات بطور فائل علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتداء سے [illegible] جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل معائنہ کر لیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتداء سے ناواقف ہوں گے یہ مرتب فائل اُن کے اشتیاق کو پورا کرسکتا ہے

قیمت علاوہ محصول ڈاک [illegible]

المشتہر

**منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ**